سوال

السلام علیکم میں اسلام کی طرف مائل ہوں، میں نے 1994 کے اوئل میں ہی قرآن اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ شروع کیا تو اسلام میں عظیم قسم کی روحانیت اور دلی سکون پایا۔ عنقریب میں اسلامی دروس بھی لینا شروع کردوں گی کیونکہ میں نے اسلام قبول کرنے کی پلاننگ کر رکھی ہے، میں سورۃ یس کی ایک آیت کے معنی میں متاکد نہیں آیا وہ صحیح ہے یا نہیں امید ہے کہ آپ تعاون فرمائیں گے وہ آیۃ اللہ تعالی کا فرمان ہے والقمر قدرناہ منازل (یس 39)۔ آپکے اس تعاون پر میں آپکی ممنون رہوں گی اور اللہ تعالی سے دعا گو ہوں کہ وہ آپ کو ھدایت نصیب فرمائے اور اپنی حفاظت میں رکھے اور آپ کے اس تعاون میں برکت فرمائے جو آپ پوری دنیا کے کونے کونے پر لوگوں کے جوابات دے کر کرتے ہیں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

جواب

الحمد للہ

اول :

میں سائلہ کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ وہ دین اسلام کے صحیح ہونے کا اطمنان کر چکی ہے، اور یہی دین اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جو نفس کی ضروریات پوری کرتا اور اس کے اطمنان اور سعادت کا باعث ہے، اور آپ کے سوال سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اسلامی مطالعہ سے کافی متاثر ہوئی ہیں بلکہ اگر آپ ہمیں یہ نہ بتاتی کہ آپ ھندو مذھب رکھتی ہیں تو ہم آپ کو مسلمان ہی تصور کرتے اس لیے کہ آپ نے سوال میں اسلوب ہی ایسا اختیار کیا ہے۔

میں آپ کو سب سے اہم نصیحت یہ کرتا ہوں کہ آپ جتنی جلدی ہوسکے اسلام قبول کر لیں اور دیر نہ کریں اور پھر جس شخص کے لیے یہ سب حقائق واضح ہوچکے ہوں تو وہ اسلام قبول کرنے میں دیر کیوں کرے ؟

یہاں پر ایک اور چیز پر تنبیہ کرنا بہتر لگتا ہے کہ کچھ لوگ اسلام قبول کرنے میں تاخیر کرتے ہیں تاکہ قبول اسلام سے قبل وہ کچھ احکام کا علم حاصل کر لیں مثلا نماز کی کیفیت وغیرہ اس لیے کہ ان کا گمان یہ ہوتا ہے کہ تعلیم اسلام سے قبل اسلام قبول کرنا صحیح نہیں تو ان کا یہ گمان درست نہیں۔

بلکہ جب انسان پر حق واضح ہوجائے تو اس پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ اس حق کی اتباع اور پیروی کرتے ہوئے فوری طور پر اسلام قبول کر لے، پھر کتاب سنت کی تعلیم حاصل کرے اور علم و عمل کی سیڑھی حسب استطاعت وقدرت اور بتدریج چڑھے اس لیے کہ انسان کو اس کا علم نہیں کہ کب اس کی موت اس سے وفا کر جائے، اس لیے اگر انسان اللہ تعالی کو اسلام قبول کیے بغیر ملا تو وہ ہلاکت زدہ لوگوں میں سے ہوگا۔

پھر یہ بات بھی ہے کہ انسان کو اجر و ثواب اور نیکی اس وقت تک حاصل ہی نہیں ہوتی جب تک وہ اسلام قبول نہیں کرتا جب اسلام قبول کرنے میں تاخیر کی جائے گی تو اس کی بہت ساری نیکیاں اور حسنات بھی اس سے فوت ہوجائیں گی، اور عمر کے گذرے ہوئے وقت اور حصے کا واپس آنا ناممکن ہے۔

تو اب ہم آپ کے سوال کی طرف آتے ہیں - اے عقل مند اور اللہ کے حکم سے حق کی موافقت کرنے والی سائلہ - سورۃ یس کی آیت نمبر 39 کے معنی کے متعلق اس آیت میں اللہ سبحانہ وتعالی فرماتے ہیں :

اور ہم نے چاند کی منزلیں مقرر کر رکھی ہیں یعنی ہم نے اس کا ایک اور چلنا بھی مقرر کیا ہے، جس طرح سورج سے دن رات کا علم ہوتا ہے اسی طرح چاند سے مہینوں کا علم ہوتا ہے۔

جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

وہ اللہ ہی ہے جس نے سورج کو روشن اور چاند کو نورانی بنایا اور ان کی منزلیں مقرر کردیں تاکہ تمہیں سالوں کی تعداد اور حساب معلوم ہوسکے

تو اللہ تعالی نے سورج کو ایک خاص اور چاند کو اس کے لیے خصوصی روشنی عنائت فرمائی اور ان دونوں کے مدار اور چلنے میں فرق رکھا تو سورج روزانہ ایک ہی روشنی میں صبح طلوع ہو کر دن کے آخر میں غروب ہوجاتا ہے ، لیکن موسم گرما اور سرما میں اس کے طلوع وغروب ہونے کی جگہیں مختلف ہوتی ہیں جس کے سبب سے دن لمبے اور راتیں چھوٹی اور پھر راتیں لمبی اور دن چھوٹے ہوجاتے ہیں ۔

اللہ تعالی نے دن کے وقت سورج کی بادشاہی رکھی ہے اور وہ دن کا ستارہ ہے ، اور چاند کی منزلیں مقرر کی ہیں وہ قمری مہینہ کی پہلی رات طلوع ہوتا ہے تو بہت ہی باریک اور مدھم روشنی والا پھر دوسری رات اس کی روشنی زیادہ تھوڑا اونچا بھی ہوتا ہے ، تو جیسے جیسے اونچا ہوتا جاتا ہے اس کی روشنی بھی زیادہ ہوتی جاتی ہے چاہے اس کی روشنی سورج سے ہی حاصل ہوتی ہے حتی کہ قمری مہینہ کی 14 چودویں رات اس کی روشنی مکمل ہوتی ہے ۔

پھر اس کے بعد مہینہ کے آخر تک اس میں کمی واقع ہونا شروع ہوتی ہے حتی کہ یہ ایک سوکھی ہوئی پرانی ٹہنی کی مانند ہوجاتا ہے ، ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ کھجور کی اصل ٹہنی ہے ۔

امام مجاھد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ العرجون القدیم کا معنی سوکھی ہوئی ٹہنی ہے تو ابن عباس رضی اللہ نے کھجور کی تازہ ٹہنی جب پرانی اور خشک ہو کر ٹیڑھی ہوجائے مراد لی ہے ۔ مراجع تفسیر ابن کثیر ۔

مہینہ کے آخر میں چاند کی سوکھی ہوئی پرانی ٹہنی سے یہ تشبیہ بلاغت کی چوٹی اور تعبیر کے جمال کی حسین امتزاج ہے ۔

واللہ تعالی اعلم .